سلسلہ

فیضانِ عشرہ مبشرہ کے چھٹے صحابی

حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رضی اللہ تعالٰی عنہ

SC 1286

سلسلہ فیضانِ عَشرۂ مُبَشَّرہ کے چھٹے صحابی

پیش کش

مَجلِس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَۃ

(دعوتِ اسلامی)

شعبہ بیاناتِ مدنی چینل

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

پیش کش : مَجْلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (شعبہ بیانات مدنی چینل)

سن طباعت: رجب المرجب ۱۴۳۲ھ، جون 2011ء

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۰ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ حوالہ: ۱۷۲

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

''حضرت سیدنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

13-06-2011

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَدَنی چینل کے سلسلہ ''فیضانِ صحابۂ کرام'' کے چودہ حروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی ''14 نیّتیں''

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول:

۱...... بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

۲...... جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) ﴿5﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ''سَرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا ﴿11﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا ﴿12﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلما سے پوچھ لوں گا ﴿13﴾ سیرتِ صحابہ پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿14﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

﴿۷۸۶﴾ فہرست ﴿۹۲﴾

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔''

(صحیح مسلم، الحدیث: ۲۹۵۶، ص ۱۵۸۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِٔ سنّت، ماحِیِٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا اَلحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالِس بَشُمُول "**المدینۃ العلمیۃ**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

فیضِ نبوّت سے تربیت پانے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا مُژدہ حاصل کرنے والوں میں صَحابۂ کِرام کا شمار ہراول دستے کے طور پر ہوتا ہے اور ان میں بھی کچھ ہستیاں ایسی ہیں جن کی بے شمار دینی خدمات پر انہیں دنیا ہی میں جنت کی نوید دی گئی۔ یوں تو مختلف اوقات میں جنت کی بشارت پانے والے صحابۂ کرام کئی ہیں مگر دس ایسے جلیلُ القدر اور خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں جن کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے لے کر جنتی ہونے کی خوش خبری سنائی۔ ان خوش نصیبوں کو ''عَشْرَۂ مُبَشَّرَہ'' کہا جاتا ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ﴿۱﴾ حضرت ابوبکر صدیق ﴿۲﴾ حضرت عمر فاروق ﴿۳﴾ حضرت عثمان غنی ﴿۴﴾ حضرت علی مرتضیٰ ﴿۵﴾ حضرت طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ ﴿۶﴾ حضرت زبیر بن عوّام ﴿۷﴾ حضرت عبدالرحمن بن عوف ﴿۸﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص ﴿۹﴾ حضرت سعید بن زید ﴿۱۰﴾ حضرت ابوعُبَیدہ بن جراح عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب عبدالرحمن بن عوف، الحدیث: ۳۷۶۸، ج ۲، ص ۲۱۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدنی چینل پر امت مسلمہ کو دربارِ نبوّت کے ان چمکتے ستاروں کی سیرت سے آگاہ کرنے کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ مجلس **المدینۃ العلمیۃ** کے شعبہ ''بیاناتِ مَدَنی چینل'' کے مَدَنی عُلَما کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی انتھک کاوشوں کے سبب پیشِ نظر رسالہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشمول **المدینۃ العلمیۃ** کو دن 11 ویں اور رات 12 ویں ترقّی عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 50 صَفْحات پر مشتمل رسالے، ''جنتی محل کا سودا'' صَفْحہ 1 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُرودِ پاک کی فضیلت ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **مالکِ خُلد وکوثر**، شاہِ بحروبر، مدینے کے تاجور، انبیا کے سَروَر، رسولِ انور، محبوبِ داوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں **مَحَبَّت** رکھنے والے جب باہَم ملیں اور **مُصافَحہ** کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُودِ پاک** بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''(1)

(1)......مسند ابی یعلی، الحدیث ۲۹۵۱، ج ۳، ص ۹۵

کُفر کی شَبِ دَیجور

چھٹی صدی عیسوی میں شرک اور بُت پرستی کی بیماری کائناتِ اَرضی کے گوشہ گوشہ کو ایک وبا کی طرح اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔ مخلوق کا رشتہ اپنے خالقِ حقیقی سے ٹوٹ چکا تھا، ان کی اَخلاقی، مُعاشرتی، مَعاشی اور سیاسی زندگی میں ایسے تباہ کُن فسادات پیدا ہو چکے تھے جن کا تصوُّر ہی سعید روحوں پر لرزہ طاری کرنے کے لئے کافی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دور میں چہار سُو شبِ دَیجور (اندھیری رات) کا عالَم تھا اور انسان خدا فراموش ہی نہیں بلکہ خود فراموش بھی بن چکا تھا، غفلت و گمراہی کی گم گشتہ راہوں میں بھٹک کر اسے یہ تک نہ یاد رہا کہ وہ خالقِ کائنات کی شانِ تخلیق کا شاہکار ہے اور جس کا مقصدِ تخلیق صرف یہ ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کو پہچانے اور عشق و محبت کے جذبات سے سرشار ہو کر اس کی بارگاہِ عظمت و کمال میں بے خودی سے اپنا سرِ نیاز جھکا دے اور اپنی بندگی، بے چارگی اور بیکسی و بے بسی کا اظہار کرے مگر ہائے افسوس! صد کروڑ افسوس! یہ سب کچھ کرنے کے بجائے اس کمزور و بے بس انسان نے حقیقی معبود کو چھوڑ کر فانی مخلوق کو اپنا معبود بنالیا اور عزت و کرامت کی خِلعَتِ فاخرہ (عمدہ و بیش قیمت لباس) کو چاک کر کے بے جان پتھروں کے سامنے جھک گیا۔

طلوعِ آفتابِ عالَم تاب

آخر باطِل کا پردہ چاک ہوتا ہے اور شبِ دَیجور کا اندھیرا چھٹتا ہے۔ وادیٔ بَطحا کے اُفُق سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نورِ ہدایت کا آفتابِ عالَم تاب بن کر جلوہ گر ہوتے ہیں جس کی تابانیوں سے نہ صرف کرۂ ارض بُقعۂ نور (روشن جگہ) بن جاتا ہے بلکہ مخلوق کا خالقِ حقیقی سے ٹوٹا ہوا رشتہ بھی دوبارہ اُستوار ہوجاتا ہے۔

اسلام کی نوخیز کلی:

وادیٔ بَطحا کے ایک نوجوان نے جب کفر کی اندھیری وادیوں سے نکل کر نور کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ حق پر لبیک کہا تو باطِل کی اندھیری وادیوں میں بھٹکنے والا اس کا چچا یہ گوارا نہ کرسکا اور غصے سے بے قابو ہوکر اس نے یہ ارادہ کرلیا کہ اپنے بھتیجے کو مجبور کردے گا کہ وہ نئے دین کو چھوڑ کر پھر اپنے آبائی دین کی طرف لوٹ آئے۔ چُنانچِہ اس نے اسلام کی اس نوخیز کلی کو ایک چٹائی میں لپیٹا، پھر رسی سے باندھ کر لٹکا دیا اور نیچے سے دھواں دینے لگا تاکہ آج کی یہ کلی کل کا حسین ومہکتا پھول نہ بن سکے۔ پھر اس باطِل پرست نے حق کے عَلَمبردار سے کہا اس عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو اسلام سے منہ موڑ لو مگر جس کا دل نورِ ایمان سے مُنَوَّر ہوجائے اس کے سامنے دنیا کی تمام تکلیفیں ہیچ ہیں۔ بھلا

وہ کیونکر اس دین کو خیر آباد کہتا کہ جس کے مُتعلّق خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اپنی لَارَیْب کتاب قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ (پ۳، ال عمران:۱۹)

چچا اس نوجوان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ دینِ متین سے ہٹانے اور کفر کی اندھیری وادی میں لوٹنے کیلئے برابر تکلیف دیتا رہا لیکن شمعِ نبوّت کے اس پروانے کے حوصلے واستقامت پر قربان جایئے! اس حالتِ پُرسوز میں بھی ہر بار یہی جواب دیا: لَا اَکْفُرُ اَبَدًا (میں کبھی کفر اختیار نہیں کروں گا) گویا کہ آپ ارشاد فرماتے لذتِ عشقِ حقیقی کا مزہ چکھنے والا کبھی کفر اختیار نہیں کرتا۔ [1]

باطل کے اندھیروں میں بھٹکنے والے چچا نے جب دیکھا کہ اس کا بھتیجا کبھی اپنے آبائی دین پر واپس نہ لوٹے گا تو بالآخر اس نے ہار مان کر اپنے بھتیجے کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور اس طرح باطل کا منہ کالا اور حق کا بول بالا ہوگیا۔ [2]

وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو:

پیارے اسلامی بھائیو! ایک دن یہی نوجوان وادیٔ بطحا سے باہر

[1]...... المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، کان عم زبیر یعلق الزبیر فی حصیر۔ الحدیث: ۵۶۰۱، ج۴، ص۴۳۶۔ مفهوماً

[2]...... معرفة الصحابة لابی نعیم، معرفة الزبیر بن العوام، الحدیث: ۲۱۳۴، ج۱، ص۱۲۱۔ ملتقطاً

دن کے وقت محوِ آرام تھا کہ اس نے شیطان کی پھیلائی ہوئی یہ جان لیوا اَفواہ سنی کہ (مَعَاذَ الله) رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کُفّارِ مکہ نے شہید کر دیا ہے، یہ اَندوہ ناک خبر اس کے دل پر بجلی بن کر گری اور سوائے اس بات کے کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ جن کے صدقے اس دنیا میں جینے کا سلیقہ ملا، ان کے بغیر جینے کا کیا مزہ۔ اعلیٰحضرت، مجدّدِ دین وملت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

شمعِ نبوّت کے اس پروانے نے جب یہ سنا کہ جانِ جہان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصال فرما گئے ہیں تو یہ پختہ ارادہ کر لیا کہ اہلِ جہاں کو بھی اس جہانِ آب وگل میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ پس یہ ارادہ باندھا اور تمام اہلِ مکہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا جذبہ لے کر اس جواں مرد نے تلوار نکالی اور اس حال میں اہلِ مکہ کی طرف دوڑ پڑا کہ جسم پر مناسب لباس بھی موجود نہ تھا، بس جس حالت میں تھا چل پڑا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشا لبِ بام ابھی

یہ نوجوان ابھی کچھ دور ہی پہنچا تھا کہ سامنے سے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رخِ زیبا کا دیدار ہو گیا اور اس کی جان میں جان آئی۔ شَہَنْشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس نوجوان کی یہ حالت و کیفیت دیکھ کر سبب دریافت فرمایا تو اس نے شیطان کی کارستانی کا سارا ماجرا عرض کر دیا۔ سَرکارِ والا تَبار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سب سن کر دریافت فرمایا: تم کیا کرنے والے تھے؟ عرض کی: بس میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ بغیر کسی تمیز کے اہلِ مکہ کو تہِ تیغ (تلوار سے قتل) کرتا چلا جاؤں گا، خون کی نہریں بہا دوں گا اور کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گا۔ سَرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس نوجوان کا عشق و مستی سے سَرشار جذبہ دیکھ کر تَبَسُّم فرمایا اور نہ صرف اپنی چادر مبارک عطا فرمائی بلکہ انہیں اور ان کی تلوار کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازا۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جان قربان کرنے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں کی جان لینے کا جذبہ رکھنے والے اس بہادر نوجوان کو آج ساری دنیا حضرت سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام سے جانتی ہے۔

---

[1] ……الرياض النضرة، الباب السادس في ذكر مناقب الزبير بن العوّام، الفصل السادس في ذكر خصائصه، ج ٢، ص ٢٧٣ ……تاريخ مدينة دمشق، ج ١٨، ص ٣٤٤

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

سیّدنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعارف:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 346 صفحات پر مشتمل کتاب، ''کرامات صحابہ'' صفحہ 120 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی حضرت سیّدنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعارُف کچھ یوں ذکر فرماتے ہیں کہ یہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت صفیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فرزند ہیں۔ اس لئے یہ رشتہ میں شَہَنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے اور حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے داماد ہیں۔ یہ بھی عشرۂ مُبَشَّرہ یعنی ان دس خوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے ہیں جن کو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّتی ہونے کی خوشخبری سنائی۔ [1]

تعارفِ شخصیت بزبانِ شخصیت:

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں کچھ ایسی خوش نصیب ہستیاں بھی ہیں جن کو حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

[1] ......کرامات صحابہ، ص ۱۲۰

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبی قرابت (خاندانی تعلُّق) کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ حضرت سیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی انہی خوش بختوں میں سے ایک ہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا ابوالقاسم **عبد اللّٰہ** بن محمد بن عبد العزیز بَغَوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی (مُتَوَفّٰی ۳۱۷ھ) **مُعْجَمُ الصَّحَابَۃ** میں حضرت **عبد اللّٰہ** بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک بار ان سے ارشاد فرمایا: "اے میرے لختِ جگر! میرے اور سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان رحم اور قرابت کا رشتہ ہے رحم کا اسطرح کہ میرے نکاح میں تمہاری والدہ (سیِّدہ اَسْمَاء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) ہیں اور سرورِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح میں تمہاری خالہ اُمّ المومنین سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہیں اور قرابت کے رشتے کو تو تم جانتے ہی ہو، یعنی میرے والد کی پھوپھی اُم حبیبہ بنت اسد سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (والدہ ماجدہ سیِّدہ آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی) نانی ہیں، میری والدہ ماجدہ (سَیِّدَتُنا صفیہ بنت عبد المُطّلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والِدہ ماجِدہ سیِّدہ آمِنہ بنت وَھب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اور میری نانی ہالہ بنت اُھَیب چچا زاد بہنیں ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ محترمہ اُم المومنین

حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃ الکُبریٰ بنت خُوَیلد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا میری پھوپھی ہیں۔ ①

سَیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حلیہ مبارک:

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان اور خصوصاً عَشرۂ مُبَشَّرہ کی سیرت کے ساتھ ساتھ ان کی صورت سے آشنا ہونا بھی فائدے سے خالی نہیں۔ چُنانْچِہ، مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھیں نیلی، شانے قدرے جھکے ہوئے، بال خوب گھنے، رُخسار اور رِیش مبارک ہلکی اور پتلی، رنگت گندُمی (اور ایک روایت میں گوری) اور قامت اس قدر طویل تھی کہ جب سُواری پر سُوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگ جاتے۔ ② بال مضبوط اور طویل تھے۔ چنانچہ، حضرت سَیِّدُنا عروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں مَیں اپنے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شانوں ③ سے چھوتے بال پکڑ کر کمر پر لٹک جایا کرتا۔ ④ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بال آخر عمر تک بالکل سفید نہ ہوئے۔ ⑤

---

① ...... معجم الصحابہ، باب الزاء، الزبیر بن العوّام، الحدیث: ۷۸۷، ج ۲، ۴۲۶

② ...... تاریخ الاسلام للامام الذھبی، ج ۳، ص ۴۹۸

③ ...... حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک کبھی نصف کان تک، کبھی کان کی لوتک ہوتے اور جب بڑھ جاتے تو شانہ مبارک سے چھو جاتے۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، ص ۵۸۶)

④ ...... عمدۃ القاری، کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی فی مالہ ... الخ، ج ۱۰، ص ۴۶۴

⑤ ...... الطبقات الکبریٰ، الرقم: ۳۲ الزبیر بن العوّام، ج ۳، ص ۷۹

گوہرِ نایاب کی پرورش:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہیرا کان سے نکلتا ہے تو ایک بے وُقعت پتھر کی حیثیت رکھتا ہے مگر جب کسی ماہِر جوہری کے ہاتھ میں آتا ہے اور وہ اس ناتراشیدہ و بے وُقعت پتھر کو تراشتا ہے تو آنکھیں خیرہ ہوکر رہ جاتی ہیں۔ بالکل اسی طرح بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک کورے کاغذ کی طرح ہوتا ہے جس پر جو بھی تحریر لکھ دی جائے اس کے نُقُوش باقی زندگی میں بڑے واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سمجھ دار والدین ہمیشہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت پر خُصُوصی توجہ دیتے ہیں اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے جگر گوشے عملی میدان میں قدم رکھیں تو دنیا کی تلاطُم خیز موجوں کے سامنے استقامت کا پہاڑ ثابت ہوں اور ان کے پایۂ اِستِقلال میں کبھی فرق نہ آئے۔

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ماں باپ دونوں کی ہوتی ہے اور اگر کوئی ایک نہ ہو تو دوسرے پر یہ ذِمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ کچھ ایسا ہی حضرت سیِّدُنا **زُبَیر بن عَوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ بھی ہوا کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد جب آپ کو بچپن ہی میں چھوڑ کر اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تربیّت کی تمام ذمہ داری والِدہ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا صَفِیّہ بنت عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر آ گئی جو نہ صرف سردارِ قریش کی صاحبزادی اور سرکارِ

نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا سَیِّدُ الشُّہدا حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سگی بہن تھیں بلکہ خود بھی ایک بہادر خاتون تھیں۔ چُنانچہ،

بہادر ماں:

مُسند بزّار میں ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر جب سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کفارِ مکہ کے ساتھ برسرِ پیکار ہونے کے لئے نکلے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَزواجِ مُطہّرات اور اپنی پھوپھی حضرت سَیِّدَتُنا صَفیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو ایک بلند اور محفوظ مکان میں مُنتقل فرما دیا اور ان کی حفاظت کے لئے حضرت سَیِّدُنا حسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مُقرّر فرمایا۔ یہودیوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی شر پسند طبیعت کے مُطابق مسلمانوں کو ایذا پہُنچانے کا ناپاک ارادہ کرلیا اور ایک یہودی نے صورتِ حال جاننے کے لئے حرمِ مصطفٰے میں چھپ کر جھانکنے کی ناپاک جَسارت کی مگر حضرت سَیِّدَتُنا صَفیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسے دیکھ لیا اور حضرت حسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: آگے بڑھ کر اس کا کام تمام کر دیجئے۔ مگر انہوں نے عرض کی: میں ایسا نہیں کرسکتا، اگر لڑنے کی طاقت رکھتا تو میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شانہ بشانہ میدانِ جِہاد میں نظر آتا۔ چُنانچہ ان کی معذرت سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خود آگے بڑھ کر اس

یہودی کا سرتن سے جُدا کردیا اور پھر حضرت حسّان بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا کہ اب اس کا سَر باہَر موجود یہودیوں کی جانب پھینک دیں مگر انہوں نے اس سے بھی معذرت کرلی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خود ہی آگے بڑھ کر اس کا سَر مکان سے باہَر پھینک دیا۔ جب دوسرے شرپسند یہودیوں نے اپنے ساتھی کا حال دیکھا تو فوراً دُم دبا کر یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے کہ ہمیں تو یہ پتہ چلا تھا کہ خواتین کی حفاظت پر کسی کو مُقرّر نہیں کیا گیا مگر اندر تو مُحافِظ موجود ہیں۔ [1]

اندازِ تربیت:

میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والِد کے بعد جب آپ کی تربیّت کی تمام ذِمہ داری حضرت سیِّدَتُنا صَفِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ناتُواں کندھوں پر آن پڑی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اپنی ذِمہ داری کا خوب اِحساس تھا یہی وجہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت سیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تربیّت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ رہنے دیا یعنی کسی لمحہ ان کی تربیت سے غافل نہ ہوئیں۔ چُنانچہ،

مروی ہے کہ باپ کے وِصال کے بعد حضرت سیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے چچا نوفل بن خُوَیلد کی زیرِ کَفالَت تھے۔ ایک دن وہ خیر وعافیت

[1] ......البحر الزخار، مسند الزبیر بن العوام، الحدیث: ۹۷۸، ج۳، ص ۱۹۱۔ مفہوماً

دَریافت کرنے آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا صفِیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے لختِ جگر کو ڈانٹنے کے ساتھ ساتھ مار بھی رہی ہیں تو اس سے رہا نہ گیا اور بولا یہ کیا کر رہی ہیں؟ بھلا ان نازک کلیوں کو اس طرح مارا جاتا ہے۔ تو آپ نے جواب میں یہ اَشعار پڑھے:

مَنْ قَالَ اِنِّیْ اُبْغِضُہٗ فَقَدْ کَذَبْ وَاِنَّمَا اَضْرِبُہٗ لِکَیْ یُلَبْ

وَیَھْزِمَ الْجَیْشَ وَیَاْتِیْ بِالسَّلَبْ وَلَا یَکُنْ لِّمَالِہٖ خَبْأٌ مُّخَبْ

یَأْکُلُ فِی الْبَیْتِ مِنْ تَمْرٍ وَّحَبْ

یعنی جو یہ کہے کہ میں اسے ناپسند کرتی ہوں وہ جھوٹا ہے، میں تو اسے اس لئے مار رہی ہوں تاکہ یہ بہادُری و دانائی کا عَلَمبَردار بنے، دشمن کے لشکروں کو اکیلا ہی پچھاڑ کر رکھ دے اور ان کے مال واسباب کو بطورِ غنیمت چھین لائے، اس کے مال پر نظر رکھنے والوں کو چُھپنے کی کوئی جگہ نہ ملے اور یہ آزادی سے گھر میں خوب کھاتا پیتا ہے (اگر یہ مجھے ناپسند ہوتا تو اس طرح آزادی سے نہ کھاتا پیتا)۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدَتُنا صفیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے لختِ جگر کی جو تربیّت کی تھی اس کی جھلک حضرت سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بچپن سے لے کر وقتِ وِصال تک بڑی واضح رہی۔ چُنانچہ،

[1] ......الاصابة فی تمییز الصحابة، الرقم ۲۷۹۶ الزبیر بن العوّام، ج ۲، ص ۴۵۸

مروی ہے کہ ایک بار ایک لڑکا حضرت سَیِّدَتُنا صفِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: زبیر کہاں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دریافت فرمایا: تم اس کے مُتعلِّق کیوں پوچھ رہے ہو؟ بولا: میں ان سے کُشتی کرنا چاہتا ہوں۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بڑی خوشی سے بتادیا کہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہاں ہیں۔ جب اس لڑکے نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کُشتی کی تو آپ نہ صرف اس پر غالب آگئے بلکہ اس کا ہاتھ بھی توڑ دیا۔ اس لڑکے کو حضرت سَیِّدَتُنا صَفِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس لایا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسے تکلیف میں مبتلا دیکھ کر پوچھا:

كَيْفَ وَجَدْتَّ زَبْرَا اَ اَقِطاً وَ تَمْرَا

اَوْ مُشْمَعِلًّا صَقْرَا

ترجمہ: ذرا یہ تو بتاتے جاؤ کہ زبیر کو کیسا پایا؟ کیا اسے پنیر یا کھجور سمجھ کر کھا گئے یا اسے چاق و چوبند شِکرے کی طرح پایا جو تمہیں کھا گیا؟ [1]

مجاہدِ اوّل:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ ماجدہ حضرت سَیِّدَتُنا صفِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی تربیّت نے اپنا اثر دکھایا اور انہوں نے بچپن میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جس

[1] ......الاصابة فی تمییز الصحابة، الرقم ۲۷۹۶ الزبیر بن العوّام، ج ۲، ص ۴۵۸

بہادُری وجَواں مردی کا دَرس دیا تھا وہ ساری زندگی آپ پر غالب رہا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ شیطانی اَفْواہ سنتے ہی بے دھڑک ننگی تلوار لے کر بہادُرانِ عرب کا نام دنیا سے مٹانے چل پڑے۔ چُنانچِہ،

امام ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اِصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (مُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ) حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت وحمایت میں تلوار اُٹھانے کی سعادت پائی وہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ [1]

مُجاہدین کے سَرخیل:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ عالیشان ہے: "مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا۔" یعنی جو کوئی اچھا طریقہ ایجاد کرے اور اس پر عمل کیا جائے تو عمل کرنے والوں کو جس قدر اجر وثواب ملے گا ایجاد کرنے والے کو بھی اسی قدر اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر وثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ [2]

---

[1] ……حلیۃ الاولیاء، الرقم ۶ الزبیر بن العوّام، الحدیث: ۲۸۰، ج ۱، ص ۱۳۲

[2] ……سنن ابن ماجہ، المقدمۃ، الحدیث: ۲۰۳، ج ۱، ص ۱۳۴

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب عشقِ مصطفےٰ سے سَرشار، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پِسرِ ہونہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت وحمایت میں تلوار اٹھائی تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ عمل اس قدر پسند آیا کہ تاقیامِ قِیامت اِعلائے کلمۃ الحق (دینِ اسلام کی سربلندی) کے لئے تلوار اٹھانے والے تمام مسلمانوں کا اجر وثواب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام لکھ دیا۔ چُنانچہ،

امام ابوجعفر مُحِبّ طَبَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (مُتَوَفّٰی ۶۹۴ھ) نقل فرماتے ہیں کہ جب رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا **زُبیر بن عوّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جذبۂ سَرفروشی سے خوش ہو کر انہیں اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تو اسی وقت حضرت جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ پیغام لے کر حاضرِ خدمت ہوئے: **یَارَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ زبیر کو ہماری جانب سے سلامتی کا مُژدہ دیجئے اور یہ خوشخبری بھی دے دیجئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے لے کر قیامت تک جو بھی راہِ خدا میں جہاد کرے گا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا ثواب مجاہدین کے اجر وثواب میں کمی کئے بغیر انہیں بھی عطا فرمائے گا کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے راہِ خدا میں تلوار نکالی ہے۔ [1]

---

[1] ......الریاض النضرۃ، الباب السادس الفصل السادس فی ذکر خصائصہ، ج ۲، ص ۲۷۴

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نَقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

محبت کی کَسوٹی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمحہ بھر کے لئے ذرا غور تو فرمایئے کہ سیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے آقا کی مَحَبَّت میں تلوار اٹھائی تو انہیں اس کا کتنا بہترین صلہ ملا کہ تا قیامت ہر مُجاہد کے برابر اَجر وثَواب حاصل کرلیا اور ایک ہم ہیں کہ اُمتی تو حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہی ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کا دم بھی بھرتے ہیں مگر کیا ہم نے کبھی خود کو محبت کی کَسوٹی پر بھی پرکھا ہے؟ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا **ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزُولی** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی (مُتَوَفّٰی ١٦ ربیع الاول ٨٧٠ھ بمطابق ١٤٦٥ء) نے **دَلائلُ الخیرات شریف** میں شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کے حصول کے حوالے سے بڑی ہی پیاری روایت ذکر فرمائی ہے جس کا مفہوم یہ ہے:

ایک صحابی نے شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: **یَا رَسُوْلَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں مومن کب بنوں گا؟ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سچا مومن کب بنوں گا؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحبّت کرنے لگے گا۔عرض کی: میرا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کا تعلُّق کب اُسْتُوار ہوگا؟ ارشاد فرمایا: جب تو اس کے رسول کو (ہر شے سے) محبوب جانے گا۔عرض کی: مَحبّتِ رسول کا حقدار کیسے بنا جا سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جب تو ان کے طریقے کی پیروی کرے اور ان کی سنّتوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے گا، اور تیری محبت ونَفرت اور دوستی ودشمنی کا مَحْور انہی کی ذات سے وابَستہ ہوجائے گا تو تو محبت رسول کا شَرَف پالے گا اور یاد رکھنا کہ لوگوں کے ایمان وکُفْر میں مقام ومرتبہ کی پہچان کا معیار یہ ہے کہ جس قدر وہ مجھے محبوب جانیں گے ایمان کے نزدیک ہوں گے اور جس قدر مجھ سے بُغْض رکھیں گے ایمان سے دور اور کفر کے نزدیک ہوں گے۔خبردار! اس کا ایمان نہیں جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب سے پیار نہیں۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمایئے! اور اپنے اندر جھانک کر دیکھئے کہ ہم محبت کے کس مقام پر فائز ہیں۔مَحبّت کا تقاضا تو یہ ہے کہ جو محبوب کو پسند ہو وہی اپنایا جائے اور جو ناپسند ہو اسے دیکھا بھی نہ جائے مگر ہم عاشقِ مصطفےٰ ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوُجود سنّتِ مُصطفےٰ سے کوسوں دور اور فَرَنگی تہذیب وثَقافت کے نشے میں چور ہیں۔سنّتوں پر عَمل تو کُجا فَرائض کو بھی فراموش کئے ہوئے ہیں۔

---

[1] ......دلائل الخیرات مترجم، فی فضائل الصلوۃ، ص ۲۰۶

یہ سب بُری صحبت کا نتیجہ ہے کہ عشقِ مصطفٰے کی شمع ہمارے دلوں میں ماند پڑ گئی ہے۔ آیئے! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مدَنی قافلوں کے مُسافر بن جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے فرائض کی پابندی اور سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ عشقِ مصطفٰے کی شمع بھی ہمارے دلوں میں فَروزاں ہوگی۔

تم مکینِ لامکاں ہو اور حق کے رازداں ہو
اِذنِ ربّ سے غیب داں ہو، کیا ہے جو تم سے نہاں ہو
یا نبی سلامٌ علیکَ یا رسول سلامٌ علیکَ
یا حبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللہِ علیکَ

حُبِّ دنیا سے بچا لو، مجھ نکمّے کو نبھا لو
دل سے شیطاں کو نکالو، اپنا دیوانہ بنا لو
یا نبی سلامٌ علیکَ یا رسول سلامٌ علیکَ
یا حبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللہِ علیکَ

دردِ عِصیاں کو مِٹانا، نیک مجھ کو تم بنانا
راہِ سنّت پر چلانا، اپنی اُلفت میں گُمانا
یا نبی سلامٌ علیکَ یا رسول سلامٌ علیکَ
یا حبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللہِ علیکَ

سلطنت دو نہ حکومت، دو نہ تم دنیا کی دولت
دو فقط اپنی محبّت، اے شَہَنْشاہِ رسالت
یا نبی سلامٌ علیکَ یا رسول سلامٌ علیکَ
یا حبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ
اے شَہَنْشاہِ مدینہ، عشق کا دیدو خزینہ
ہو ہرا سینہ مدینہ، عرض کرتا ہے کمینہ
یا نبی سلامٌ علیکَ یا رسول سلامٌ علیکَ
یا حبیب سلامٌ علیکَ صلوٰۃُ اللّٰہِ علیکَ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام وھجرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان دس جلیل القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جن کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان چھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے بھی ایک ہیں جنہیں امیرُ المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بعد خلافت کے لئے نامزد فرمایا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اسلام لانے کی عمر میں اختلاف ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پندرہ برس کی عمر میں اور ایک

[1] ……وسائلِ بخشش، ص ۵۷۷تا۵۷۸

روایت کے مُطابق اٹھارہ برس کی عمر میں اسلام لائے اس طرح بعض روایتیں اور بھی ہیں کسی میں بارہ سال کی عمر ملتی ہے تو کسی میں سولہ سال کی عمر کا تذکرہ ہے۔ بہر حال اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سابِقین اَوَّلین میں سے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راہِ خدا میں دو مرتبہ ہجرت کی۔ چُنانچہ،

کم سن مہاجر:

مُشرکینِ مکہ کے ظُلم وسِتَم جب حد سے بڑھ گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو حَبَشہ کی طرف ہجرت کا اِذن دیا۔ جب کُفارِ مکہ کے ستائے ہوئے ان مسلمانوں کا قافِلہ سوئے حبشہ روانہ ہوا تو ان میں سب سے کم عمر مُہاجِر حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس موقع پر بھی بڑی ہی دلیری کا مُظاہرہ کیا۔ چُنانچہ،

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ حَبَشہ ہجرت کرنے والے تمام مسلمان اَمن وآشتی سے رہ رہے تھے کہ اچانک حَبَشہ کے ایک شخص نے حضرت نَجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلاف عَلَمِ بغاوت بلند کر دیا جس کا انہیں اس قَدر دکھ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اور انہیں یہ خوف دامنگیر ہوا کہ اگر وہ شخص حضرت نَجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غالب آ گیا تو ممکن ہے کہ مسلمانوں کی پاسداری نہ کرے۔ چُنانچہ، جب حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس باغی کی

سَرکوبی کے لئے روانہ ہوئے اور دریائے نیل کے دوسرے کنارے پر جہاں اس باغی سے آمنا سامنا ہونا مُتوقّع تھا، جا ٹھہرے تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپَس میں مشورہ کیا کہ دریا کی دوسری جانب جا کر کسی شخص کو وہاں کے حالات معلوم کر کے آنا چاہئے۔ چُنانچِہ،

حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جو اس وقت تمام مُہاجِرین میں سب سے کم عمر تھے، نے خود کو اس خدمت کے لئے پیش کرتے ہوئے عرض کی: اس خدمت کی بجا آوری کی سعادت مجھے سونپی جائے۔ تو سب ان کی کم عمری پر مُتعجِّب ہوئے مگر ان کے جذبے کو سَراہا اور آخرکار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصرار پر انہیں بھیجنے پر رِضامند ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بحِفاظت دریا کے دوسرے کنارے تک تَیر کر پہنچانے کے لئے یہ ترکیب بنائی گئی کہ ایک مشکیزے میں ہوا بھری گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس مشکیزے کے ذریعے تَیر کر آسانی سے دریا کے دوسری طرف پہنچ گئے اور واپَس اس حال میں لوٹے کہ خوشی سے پھولے نہ سمارہے تھے اور سب کو یہ خوشخبری دی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت نَجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فتح عطا فرمائی ہے۔ یہ سنکر سب اس قدر خوش ہوئے گویا اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ [1]

[1] ……السيرة النبوية لابن هشام، فرح المهاجرين بنصرة النجاشي على عدوه، ج ۱، ص ۳۱۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کم سن مُہاجر کی ایک خُصُوصیّت یہ بھی ہے کہ جب دوسری بار ہجرت کا حکم ہوا اور مسلمانوں نے مکہ مکرّمہ کو خیر آباد کہہ کر مدینہ مُنَوَّرہ کی مُقدَّس سَرزمین پر قدم رکھا تو سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سوا کوئی بھی صَحابی اپنے پورے خاندان کے ساتھ ہجرت نہ کر سکا بلکہ ان کے اہلِ خانہ فرداً فرداً مدینہ منورہ پہنچے۔ چُنانچہ، مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سوا کسی صحابی نے اپنی والدہ کے ساتھ ہجرت نہ کی۔ [1]

شجاعت وبہادری

اسلام لانے کی وجہ سے جہاں دیگر مسلمانوں کو بہُت سی تکالیف کا سامنا تھا وہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مُشرکینِ مکہ کی شرانگیزیوں سے محفوظ نہ رہے۔ ہجرت سے قبل مسلمان جس کَرب وتکلیف کا شکار تھے اس کا اندازہ کفر کے ایوانوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے والوں کو ہی ہوسکتا ہے اور اس وقت اسلام کی اِشاعت وترویج کے لئے صَبر وتحمل جیسے اوصاف کا حامل ہونا ازبس ضروری تھا۔ لہٰذا ابتدائے اسلام میں مسلمانوں پر بہت سخت آزمائشیں آئیں مگر انہوں نے اِنتہائی صبر کا مُظاہَرہ کیا اور جب مدینہ منورہ میں باقاعدہ ایک اسلامی ریاست کا قِیامِ عمل میں آیا تو اسکی حفاظت کے لئے انہوں نے میدانِ کارزار میں اپنے خون سے شُجاعت کی ایسی داستانیں لکھیں کہ دنیا آج تک حیران ہے۔

---

[1] ……الوافی بالوفیات، الزبیر احد العشرۃ، ج ۱۴، ص ۱۲۲

غزوۂ بدر میں کارنامہ:

رَمضان المُبارک ۲ھ میں جب کفار بدر کے مقام پر تقریباً ایک ہزار (1000) کا لشکر لے کر مسلمانوں کو ختم کرنے کے ناپاک ارادہ سے صف آرا ہوئے جبکہ دینِ اسلام کے سپاہیوں کی تعداد صرف تین سو تیرہ (313) تھی۔ چُنانچِہ،

فرشتوں کے عمامے:

حضرت عُبادہ بن حمزہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیلا عمامہ شریف باندھ رکھا تھا اور اس کا شملہ اپنے منہ پر ڈالے ہوئے تھے، جب فِرِشتے نازل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ بھی اپنے سروں پر پیلے رنگ کے عمامہ کا تاج سجائے ہوئے ہیں۔ [1]

باکَرامت بَرچھی:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 346 صَفحات پر مُشتمِل کتاب، ''کراماتِ صحابہ'' صَفحہ 121 پر ہے: جنگ بدر میں سعید بن اَلعاص کا بیٹا ''عُبَیدہ'' سَر سے پاؤں تک لوہے کا لباس پہنے ہوئے کفار کی صف میں سے نکلا اور نہایت ہی گھمنڈ اور غُرور سے یہ بولا کہ اے مسلمانو! سن لو کہ میں ''ابو کَرِش'' ہوں۔ اس کی یہ مغرورانہ للکار سُن کر حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہ

[1] ...... المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، الحدیث: ۵۶۰۸، ج ۴، ص ۴۳۸

تَعَالٰی عَنْہ جوشِ جہاد میں بھرے ہوئے مقابلے کے لیے اپنی صف سے نکلے تو یہ دیکھا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے سوا اس کے بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو لوہے میں چھپا ہوا نہ ہو۔ آپ نے تاک کر اس کی آنکھ میں اس زور سے بَرچھی ماری کہ بَرچھی اس کی آنکھ کو چھیدتی ہوئی کھوپڑی کی ہڈی میں چُبھ گئی اور وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرا اور فوراً ہی مر گیا۔ حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب اس کی لاش پر پاؤں رکھ کر پوری طاقت سے بَرچھی کو کھینچا تو بڑی مشکل سے برچھی نکلی لیکن برچھی کا سِرا مڑ کر خَم ہوگیا تھا۔ یہ برچھی ایک باکرامت یادگار بن کر برسوں تک تبرُّک بنی رہی۔ حُضور اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے یہ برچھی طلب فرمالی اور اس کو اپنے پاس رکھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد خُلَفائے راشِدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے پاس یکے بعد دیگرے مُنتقِل ہوتی رہی اور یہ حضرات اِعزاز و اِحترام کے ساتھ اس برچھی کی خاص حفاظت فرماتے رہے۔ پھر حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فرزند حضرت **عبداللّٰہ** بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس آگئی یہاں تک کہ ۷۳ھ میں جب بنواُمَیَّہ کے ظالِم گورنر حَجّاج بن یوسُف ثَقَفی نے ان کو شہید کر دیا تو یہ برچھی بنوامیہ کے قبضہ میں چلی گئی۔ پھر اسکے بعد لاپتہ ہوگئی۔ (1)

---

(1)...... صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب ۱۲، الحدیث: ۳۹۹۸، ج ۳، ص ۱۸ وحاشیۃ البخاری، کتاب المغازی، ج ۲، ص ۵۷۰ واسد الغابۃ، عبداللّٰہ بن الزبیر بن العوام، ج ۳، ص ۲۴۸، ۲۴۵

غزوہ اُحد میں بہادری:

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ اُحد (شوال ۳ھ) کے موقع پر ایک کافِر کو بڑھ چڑھ کر حملہ کرتا مُلاحظہ فرمایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بِن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اسے ٹھکانے لگانے کا حُکم دیا۔ پس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چیتے کی پُھرتی سے اس کی طرف بڑھے اور شیر کی طرح اس پر جھپٹ پڑے، دونوں میں زبردست مَعرِکہ ہوا یہاں تک کہ لڑتے لڑتے دونوں زمین پر گر گئے مگر حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کمال پھرتی سے اس کے سینے پر سوار ہو کر اس کا سَر تن سے جدا کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ واپسی پر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پُرتپاک اِستِقبال کیا اور ان کی بے مِثل شجاعت پر انعام میں بوسہ سے نوازا اور خوش ہو کر فرمایا: ''میرے چچا اور ماموں سب تم پر فدا ہوں۔''[1]

یہودی پہلوانوں کا غرور خاک میں مل گیا:

اُسَیر یہُودیوں کا انتہائی طاقتور اور مشہور پہلوان تھا، غزوۂ خیبر کے موقع پر طاقت کے نشے میں چُور جب میدانِ کارزار میں اتر کر چیخ چیخ کر شمعِ رِسالت کے پروانوں کو دعوتِ مُبارَزَت دینے لگا یعنی لڑائی کے لئے حریف طلب کرنے لگا تو

[1]...... تاریخ مدینہ دمشق، باب زبیر بن عوام، ج ۱۸، ص ۳۵۹

جاں نثاری کے جذبے سے سرشار حضرت سیِّدُنا محمد بن مَسْلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس دشمنِ اسلام کا غُرور خاک میں ملانے کے لیے نکلے اور اسے جہنَّم کی وادیوں کی سیر کے لئے سفرِ آخرت پر روانہ کردیا۔ پھر یہود کے ایک اور نامی گرامی طاقتور پہلوان نے میدان میں اتر کر دعوتِ مُبارَزت دی، یہودیوں کے اس پہلوان کا نام یاسر تھا، یہ بڑا ہی ماہِر نیزہ باز تھا جس کی شہرت بڑی دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی لاف زَنی (شیخی، خودستائی) کا منہ بند کرنے کے لئے جب شیرِ خدا سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم میدانِ کارزار میں قدم رکھنے لگے تو حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اے علی! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اس نا ہنجار کا سَر قلم کرنے کے لئے میں ہی کافی ہوں بس آپ مجھے اجازت دیں۔''

پس حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے حضرتِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بات مان لی۔ جب یاسِر پہلوان اپنے چھوٹے سے نیزے کو ہلاتا اور لوگوں کو ہنکاتا غُرور و تکبر سے پُھنکارتا آگے بڑھا تو حضرتِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اس کا غرور و نَخوت سے بھرا سَر پاؤں تلے کُچلنے کے لئے میدانِ کارزار کی جانب بڑھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے جب یہ دیکھا کہ ان کا لَختِ جگر ہاتھی نُما یہودی سے نَبَرد آزما ہونے کے لئے بڑھ رہا ہے تو عرض کی: **یارسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! کیا میرا بیٹا اس مغرور یہودی کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش کرے

گا ؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی کیا مجال جو آپ کے بیٹے کا بال بھی بیکا کر سکے، یقیناً آپ کا جگر گوشہ ہی اس ہاتھی کو جہَنَّم رسید کرے گا۔ چُنانْچِہ، حق وباطل کے اس مَعرِکے میں حضرتِ زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کمالِ شجاعت ومَہارت سے اس یہودی کو واصِل جہنم کر دیا۔ اس پر سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: ''میرے چچا اور ماموں تم پر قربان۔'' نیز فرمایا: ''ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حَواری (وفادار دوست) ہوتا ہے اور زبیر میرے حواری اور میرے پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ [1]

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بِن عوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب یاسر پہلوان کو واصلِ جہنم کر کے لوٹے تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ محبت وشفقت سے آگے بڑھ کر آپ کو گلے لگالیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ [2]

سب سے زیادہ بہادر:

ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ایک شخص نے اِستِفسار کیا: ''اے ابوالحسن! لوگوں میں سب سے زیادہ بہادُر کون ہے؟'' تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بِن عوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

[1] ...... کتاب المغازی للواقدی، باب غزوہ خیبر، ج ۲، ص ۶۵۷

[2] ...... تاریخ مدینہ دمشق، باب زبیر بن عوام، ج ۱۸، ص ۳۸۱

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ’’وہ جو چیتے کی طرح غضب ناک اور شیر کی طرح جھپٹنے والا ہے۔ [1]

زخمی جسم:

جنگِ یرموک (رجب المرجب ۱۵ھ) میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: آپ آگے بڑھ کر حملہ کیوں نہیں کرتے تا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر حملہ کریں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے حملہ کیا تو تم میرا ساتھ نہ دے سکو گے۔ پس ایسا ہی ہوا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دشمن پر ایسا حملہ کیا کہ ایک سِرے سے داخل ہوئے تو صفیں چیرتے ہوئے دوسرے سِرے سے جا نکلے۔ واپسی میں دشمنوں نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور لڑتے ہوئے آپ کو کندھوں کے درمیان دو زخم آئے اور ایک زخم پہلے سے موجود تھا جو کہ غزوۂ بدر کے موقع پر آپ کو لگا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے حضرت عُروہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ وہ زخم اتنے گہرے تھے کہ میں بچپن میں ان میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔ [2]

راہِ خدا میں زخم:

حضرت حَفْص بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مُوصل سے

---

[1] ……تاریخ مدینہ دمشق، باب زبیر بن عوام، ج ۱۸، ص ۳۸۵ ……الوافی بالوفیات، الزبیر، ج ۱۴، ص ۱۲۲

[2] ……صحیح البخاری، کتاب المناقب، مناقب زبیر بن العوام، الحدیث: ۳۹۷۵، ج ۳، ص ۸

ایک بڑی عمر کے بزرگ ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ میں ایک سفر میں حضرت سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ تھا۔ ایک چٹیل میدان میں جہاں دور دور تک پانی تھا نہ گھاس اور نہ ہی کوئی انسان۔ حضرت سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نَہانے کی ضرورت پیش آگئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ نہانے کے لئے ذرا پردے کا انتظام کر دو۔ میں نے ان کے لئے پردے کا انتظام کیا، اچانک میری نظر (دورانِ غُسل) ان کے جسم پر پڑ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے سارے جسم پر تلوار کے زخموں کے نشانات ہیں، میں نے ان سے عرض کی: میں نے آپ کے جسم پر زخموں کے جتنے نشانات دیکھے ہیں کسی کے جسم پر آج تک نہیں دیکھے۔ فرمایا: کیا آپ نے دیکھ لئے؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ”**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک ایک زخم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہتے ہوئے لگا ہے۔“ [1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان راہِ خدا میں کیسی کیسی تکالیف برداشت کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت کے اس گوشے سے ہمیں یہ مَدَنی پھول ملتا ہے کہ مدنی قافلوں میں سفر کرتے

---

[1] ...... المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب حواری رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، الحدیث: ۵۶۰۴، ج ۴، ص ۴۳۷

ہوئے سامان چوری ہونے یا کسی چوٹ کے لگنے یا مچھروں کے کاٹنے کے سبب کسی آزمائش کا سامنا کرنا پڑے تو نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر بے صبری کا مُظاہرہ کر کے اپنا ثواب ضائع نہ کریں بلکہ اپنا ذہن یوں بنائیں کہ میری یہ مصیبت صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی راہِ خدا کی آزمائشوں کے مقابلے میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ یوں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صبر کر کے اجر کمانا آسان ہوجائے گا۔

واعظِ قوم کی پُختہ خیالی نہ رہی
بَرق طَبعی نہ رہی شُعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی
مسجدیں مَرثِیہ خُواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے

خاندانِ زبیر بن عوّام

اولاد:

حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مختلف اوقات میں کل نو شادیاں کیں مگر اولاد صرف چھ ازواج سے ہے۔ چنانچہ، (1) حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق سے عبد اللّٰہ...... عُروہ...... مُنذِر...... عاصِم...... مُہاجِر

...... خدیجۃ الکبری ...... اُمِّ حسن ...... عائشہ (2) بنی اُمَیّہ کی اُمِّ خالد بنت خالد بن سعید بن اَلْعاص سے خالد ...... عَمْرو ...... حَبیبۃ ...... سَودۃ ...... ہِند۔ (3) بنی کَلْب کی رَباب بنت اُنَیف سے مُصْعَب ...... حمزہ ...... رِمْلہ (4) بنی ثَعْلب کی اُمِّ جَعْفر زینب بنت مَرْثد سے عُبَیْدہ ...... جَعْفر (5) ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط سے زینب (6) بنی اسد کی حَلال بنت قَیس بن نوفل سے خدیجۃ الصغری رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن۔ [1]

ہجرت کے بعد پہلے مولود مسعود:

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمان جب مشرکینِ مکہ کی ایذا رسانیوں سے بچ کر مدینہ شریف پہنچے تو یہاں بسنے والے یہودیوں کی ریشہ دوانیوں نے ان کا استقبال کیا، جنھوں نے یہ پَروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ ہم نے مسلمانوں کی عورتوں کو جادو سے بانجھ کر دیا ہے اب ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا۔ بہت سے مسلمان ان کی بیہودہ باتوں سے پریشان ہو گئے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت عبد اللہ کی صورت میں ایک فَرزندِ اَرجمند عطا فرمایا اور مسلمانوں میں مسرت کی ایک ایسی لہر دوڑ گئی کہ انہوں نے خوش ہو کر اس قدر بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَر کا نعرہ لگایا کہ در و دیوار گونج

[1] ...... الطبقات الکبری، الرقم: ۳۲، ج۳ ص ۷۴

اٹھے اور اس طرح یہودیوں کا طِلسم ٹوٹ گیا۔[1] چنانچہ،

مروی ہے کہ آنکھ کھولتے ہی اسلام کی بہار دیکھنے والوں میں سب سے پہلے خوش نصیب حضرتِ سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عوّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شہزادے حضرت سیدنا **عبدُ اللّٰہ** بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، ان کی ولادت کے بعد انہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک کھجور لے کر اسے دَھَنِ مبارک میں رکھ کر نرم کیا اور پھر اسے **عبد اللّٰہ** بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے منہ میں ڈال دیا۔ پس یہ وہ پہلا مسلم بچہ ہے جس کے منہ میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لعابِ مبارک گیا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نومولود کو گھٹی کسی نیک شخص سے دلانا چاہیے تاکہ عمر بھر بچہ اس کی تاثیر سے فیضیاب ہوتا رہے۔

مدنی سوچ:

حضرتِ سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عوّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے کہ حضرت سَیِّدُنا **طَلْحَہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹوں کے نام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نام پر رکھے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ حضرت **محمد مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

[1] ...... البدایۃ والنہایۃ، فصل فی میلاد عبد اللہ بن زبیر، ج ٢، ص ٦٢٧

[2] ...... الریاض النضرۃ، الباب السادس فی ذکر مناقب الزبیر بن العوّام، الفصل العاشر فی ذکر ولدہ، ج ٢، ص ٢٩١

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور میں نے اپنے بیٹوں کے نام شہدائے کرام کے ناموں پر رکھے اس امید پر کہ ان شہدا کی برکت سے میرے بیٹوں کو بھی یہ اَبدی وسَرمدی سعادت حاصل ہو۔ چنانچہ،

- ...... **عبد اللّٰہ** کا نام سَیِّدُ نا **عبد اللّٰہ** بن جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام پر
- ...... **منذر** کا حضرتِ مُنذِر بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام پر
- ...... عُروہ کا حضرتِ عُروہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام پر
- ...... حمزہ کا **سید الشھداء** سَیِّدُ نا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام پر
- ...... جعفر کا حضرتِ جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام پر
- ...... مُصعب کا حضرتِ مصعب بن عمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام پر
- ...... عبیدہ کا حضرتِ عبیدہ بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام پر
- ...... خالد کا حضرتِ خالد بن سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام پر
- ...... عمرو کا حضرتِ عمرو بن سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام پر [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُ نا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اکابرین سے اکتسابِ فیض کی مدنی سوچ فی زمانہ ہمیں امیرِ اہلسنت کی ذات میں بہت نمایاں نظر آتی ہے۔ چنانچہ، آپ نے اپنے بیٹوں کا نام سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمائے مبارکہ کی نسبت سے احمد اور محمد رکھا، سیالکوٹ شہر کو

---

[1] ...... الطبقات الکبریٰ، الرقم: ٣٢، ج ٣، ص ٧٤

ضیا کوٹ حضور سیدی قُطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مَدَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام سے موسوم کیا، فیصل آباد کو سَردار آباد محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی برکتیں سمیٹتے ہوئے نام دیا۔ نیز آپ کی تربیت اوراسی مدنی سوچ کی برکتیں ہیں کہ آج دعوتِ اسلامی کی کابینات کے نام حَتَّی الامکان بزرگوں سے اِکتسابِ فیض کی خاطران کے نام سے موسوم ہیں۔

صحابہ کا گدا ہوں اور اہلبیت کا خادم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یا رسول اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عمل سے یہ درس ملتا ہے کہ ایک مسلمان کوتَن مَن دَھن اور جان و مال و اولاد سب کچھ اسلام کے نام پر قربان کر دینے کا جذبہ رکھنا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے جگر گوشوں کے نام شہدا کے ناموں پر رکھ کر گویا کہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ اے کاش! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے بیٹوں کو راہِ حق میں خون بہانے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ میرے جگر کے یہ ٹکڑے جنت کی سرمدی نعمتیں پا کر اپنے اخروی مستقبل کو تابناک بنالیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہماری سوچ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے کس قدر مختلف ہو چکی ہے اور اس میں اس قدر تضاد! آخر کیوں؟ ہائے افسوس! ہم فکرِ آخرت سے بھی کس قدر غافل ہو چکے ہیں کہ بچوں کا دنیاوی مستقبل

سنوارنے کے لیے بیٹے کی پیدائش سے پہلے ہی بعض لوگ اس کا نام اسکول میں لکھوادیتے ہیں۔ انبیا و اولیا کے ناموں سے برکت حاصل کرنے کے بجائے کفار جیسے نام رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اسلام کی خاطر ہمارا بیٹا کچھ کارہائے نمایاں کرجائے یہ سوچ تو کُجا ہم دعوتِ اسلامی کے تین روزہ مدنی قافلے یا ہفتہ وار اجتماع میں بھی اسے جانے کی اجازت نہیں دیتے اور بعض اوقات تو آنکھیں اس وقت کھلتی ہیں جب نوجوان بیٹا بُری صحبت کی نحوست سے کسی ڈکیتی وغیرہ کے جرم میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچ کر والدین کے خوابوں کو چکنا چور کردیتا ہے اور معاشرے میں ان کی عزت کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ اے کاش! اولاد کے حق میں ہماری کڑھن بھی وہی بن جائے جسکا اظہار امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اس شعر میں فرماتے ہیں:

میری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں

اِنہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

فضائل و مناقب

جنت کی بشارت:

امام ابوعیسیٰ ترمذی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی (مُتَوَفّٰی ٢٧٩ھ) نے ترمذی شریف میں ایک روایت نقل کی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد، سعید اور ابوعُبَیدہ بن جَرّاح (رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن) سب جنتی ہیں۔ [1]

دنیا و آخرت کے حواری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رحمتِ عالم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان جانثاری و وفا شعاری میں اپنی مثال آپ تھے لیکن بعض صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کی انفرادی خصوصیات کی وجہ سے انہیں بارگاہِ نبوت سے مختلف اعزازات بھی ملے جن پر بلاشبہ رشک کیا جاسکتا ہے۔

پس اگر یہ پوچھا جائے کہ صدیق کون ہیں؟ تو ہر ایک کی زبان پر ایک ہی نام آئے گا: امیرُ المومنین سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ فاروق کون ہیں؟ تو فوراً امیر المومنین سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کا نام زبان پر آئے گا اور اگر کوئی پوچھے کہ ذوالنُّورین کون ہیں؟ تو امیر المومنین سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے سوا کسی کا نام نہیں لیا جائے گا اور اگر یہ سوال ہو کہ ابو تراب، حیدرِ کرار اور شیرِ خدا کون ہیں؟ تو امیر المومنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے علاوہ کسی اور کا نام زبان پر نہیں آئے گا۔ اسی طرح اگر کوئی یہ پوچھ لے کہ ذرا یہ تو بتایئے کہ کیا حضرت عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام

---

[1] ...... سنن الترمذی، کتاب المناقب، بالحدیث: ۳۷۶۸، ج۵، ص ۴۱۶

کے حواریوں (جاںنثار ساتھیوں) کی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی حواری ہیں؟ تو بلا جھجک بتا دیجئے کہ ہاں! ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حواری بھی ہیں۔ چنانچہ،

بخاری شریف میں حضرت سیِّدُنا جابر بن **عبد اللہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: "ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔" ①

ایک روایت میں ہے کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ آج رات میں نے تم سب کے جنّت میں مقام و مرتبہ کا مُشاہدہ کیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیِّدُنا ابوبکر صدیق، سیِّدُنا عمر فاروق، سیِّدُنا عثمانِ غنی، سیِّدُنا علی المرتضیٰ، سیِّدُنا طلحہ، سیِّدُنا زبیر بن عوام اور سیِّدُنا عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا جنت میں مقام و مرتبہ بیان کیا اور حضرت طلحہ و زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر ارشاد فرمایا: "اے طلحہ و زبیر! ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری تم دونوں ہو۔" ②

---

① ...... صحيح البخاری، كتاب فضائل اصحاب النبی، مناقب الزبير بن العوام، الحديث: ٣٧١٩، ج ٢، ص ٥٣٩

② ...... مسند البزار، مسند عبد الله بن ابی اوفی، الحديث: ٣٣٤٣، ج ٨، ص ٢٧٨

جنتی پڑوسی:

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔"[1]

نہیں حُسنِ عمل کوئی مرے اعمال نامے میں
تری رحمت مری بخشش کا ساماں یارسولَ اللہ

پڑوسی خُلد میں بدکار کو اپنا بنا لیجئے
جہاں ہیں اتنے احساں اور احساں یارسولَ اللہ

مدینے میں شہا عطّار کو دو گز زمیں دیدے
وہیں ہو دفن یہ تیرا ثنا خواں یارسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلامِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام :

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چھ جلیل القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر مشتمل ایک شوریٰ بنائی تا کہ ان کے بعد مسلمان ان میں سے کسی ایک پر متفق ہو کر اسے خلیفہ منتخب کرلیں۔ یہ چھ صحابۂ کرام حضرت

[1] ...... سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحہ، الحدیث: ۳۷۶۲، ج۵، ص ۴۱۳

عثمان غنی، حضرت علی، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اس مجلسِ شوریٰ پر اعتراض ہے تو آپ نے ان سب کے فضائل بیان کئے اور حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بار اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما رہے ہیں اور اس دوران سب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی محوِ استراحت ہیں مگر حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے رہے تاکہ کوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آرام میں خلل نہ ڈالے۔ جب سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیدار ہونے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پاس بیٹھے ہوئے پایا تو فرمایا: اے ابو عبد اللہ! تم ابھی تک یہیں ہو؟ عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ جہنم کی چنگاریوں کو تمہارے قریب تک نہ آنے دوں گا۔ [1]

---

[1] ……تاریخ مدینۃ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر، ج ۱۸، ص ۳۹۴۔ مفھوماً

سرکار کا ”فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّی“ فرمانا:

حضرت **عبد اللہ** بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اَحزاب (۸ شوال یا ذوالقعدۃ الحرام ۵ھ) کے موقع پر میں اور حضرت عمر بن ابی سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے، اچانک میں نے اپنے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا **زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دو یا تین مرتبہ بنو قُریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ واپسی پر میں نے اس کا سبب پوچھا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ بنی قریظہ کی خبریں کون لائے گا؟ پس میں نے یہ خدمت سرانجام دی اور جب واپس بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّی۔ یعنی اے زبیر تم پر میرے ماں باپ قربان۔ [1]

دین کا ستون:

ایک بار امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی سے کوئی عہد کرتا یا اپنے بعد مال واسباب چھوڑتا تو **زُبَیر بِن**

---

[1] ...... صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، مناقب الزبیر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۲۰، ج ۲، ص ۵۳۹

عَوَّام کو ان کا حقدار بنانا پسند کرتا کیونکہ وہ دین کا ایک سُتون ہیں۔ (1)

کریم الناس:

حضرت ابواسحاق سَبِیْعِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مجلس میں موجود بیس سے زائد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کریمُ الناس (لوگوں میں سب سے زیادہ مُعَزَّز) کون تھا؟ تو سب نے یہی جواب دیا کہ بارگاہِ نبوت میں حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور امیر المومنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سب سے معزز تھے۔ (2)

دیانت داری:

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی، سیِّدُنا مقداد، سیِّدُنا عبدالرحمن بن عوف اور سیِّدُنا عبد اللہ ابن مسعود سمیت دیگر سات جلیلُ القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی امانت و دیانت کے سبب انہیں اپنے بعد اپنے مال کا والی مقرر کیا۔ پس حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بڑی دیانتداری کے ساتھ ان کے مالوں کی حفاظت فرماتے اور ان کی

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۳۲، ج ۱، ص ۱۲۰

2 ......الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، الرقم ۸۱۱ زبیر بن العوام، ج ۲، ص ۹۲

اولاد پر اپنی کمائی سے خرچ کیا کرتے۔ [1]

کامیاب تاجِر:

حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ انتہائی کامیاب تاجِر تھے، ایک بار ان سے کامیاب تاجِر ہونے کا راز پوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے کبھی بِن دیکھے کوئی چیز نہ خریدی اور کم نَفع کو کبھی رد نہ کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے بَرَکت سے نواز دیتا ہے۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں ہمارے ان بھائیوں کے لیے نصیحت ہے جو ہروقت زیادہ سے زیادہ نَفع کے حُصول کی تلاش میں رہتے ہیں اور یوں بے جا نَفع حاصل کرنے کی کوشش میں مسلمانوں کے لیے مزید پریشانی اور اپنے لیے بے بَرَکتی کا سامان کرتے ہیں۔

صَدَقہ وخیرات:

مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایک ہزار (1000) غلام تھے جو آپ کو زمین کی پیداوار اور فدیہ وغیرہ دیا کرتے تھے لیکن اس میں سے ایک دِرْہم بھی آپ کے گھر میں داخل نہ ہوتا بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تمام کا

---

[1] ......تاریخ مدینہ دمشق، حضرت زبیر بن عوام، ج ۱۸، ص ۳۹۷

[2] ......الاستیعاب، باب ۸۱۱، ج ۲، ص ۹۲

تمام مال صَدَقہ کردیا کرتے تھے۔ [1]

ایک بار حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا ایک گھر چھ لاکھ میں فروخت کیا تو آپ سے عرض کی گئی: "اے ابو عبد اللہ! آپ کو تو نقصان ہوگیا۔" تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں، خدا کی قسم! تم جان لوگے کہ میں نے نقصان نہیں اٹھایا کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خدا میں دے دیا ہے۔ [2]

فتحِ مکہ کے موقع پر میسرہ کے سالار:

رَمَضَانُ المُبارَک ۸ھ میں فتحِ مکۂ مُکَرَّمہ کے موقع پر حضرتِ زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ لشکرِ اسلام کے مَیْسَرَہ (فوج کے بائیں بازو) کے سالار تھے اور حضرتِ مِقداد بن اَسود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مَیْمَنَہ (فوج کے دائیں بازو) کے سالار تھے۔ [3]

غزوۂ بدر کے شہسوار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے اور ان میں سے ایک گھوڑے پر حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سوار تھے۔ [4]

---

[1] ...... عمدة القاری کتاب الخمس، باب برکة الغازی، ج ۱۰، ص ۲۶۴

[2] ...... المرجع السابق، ص ۲۶۴

[3] ...... الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم ۳۲ الزبیر بن العوام، ج ۳، ص ۷۷

[4] ...... المصنف لابن ابی شیبه، کتاب الفضائل، باب ما حفظت فی الزبیر بن العوام، الحدیث: ۱۰، ج ۷، ص ۵۱۱

مالِ غنیمت میں حصہ:

حضرت عبد اللّٰہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے (مالِ غنیمت سے) چار۴ حصے مُقَرَّر تھے، دو۲ آپ کے گھوڑے کے سبب، ایک بذات خود جہاد میں شرکت کرنے اور چوتھا قَرابت داری یعنی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پھوپھی زاد ہونے کی وجہ سے ملتا تھا۔ [1]

سرکار کے بلاوے پر لبیک کہنے والے:

قرآنِ پاک میں ہے:

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۚ (۱۷۲) (پ ۴، اٰل عمران: ۱۷۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: وہ جو اللّٰہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ اُنہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے۔

اُمُّ المومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے بھانجے حضرت عُروہ سے اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بھانجے! تمہارے نانا جان یعنی حضرتِ ابوبکر صِدّیق اور تمہارے والد حضرتِ زبیر بن عوام بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔

[1] ...... تاریخ مدینہ دمشق، زبیر بن عوام، ج ۱۸، ص ۳۸۴

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب غزوۂ اُحُد میں مشرکین کی جانب سے سخت صَدمہ اٹھانا پڑا تو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ دوبارہ حملہ نہ کردیں۔ چُنانچِہ، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کون ہے جو مُشرِکین کے حالات معلوم کر کے آئے گا؟“ تو اس موقع پر جن سَتّر صحابۂ کرام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے خود کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ان میں حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تھے۔ [1]

اِخلاص کی گواہی:

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سورۂ بقرہ کی آیتِ مُبارکہ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ۝۲۰۷ (پ ۲، البقرہ: ۲۰۷)﴾ [2] کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آیتِ مبارکہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حق میں نازل ہوئی، جب کُفّار حضرتِ خُبَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تختۂ دار پر لٹکانے کے لئے نکلے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کفار سے فرمایا: ”مجھے دُو۲ رکعت

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب الذین استجابوا للہ، الحدیث: ۴۰۷۷، ج ۳، ص ۴۳

[2] ......ترجمۂ کنز الایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

نماز کی مہلت دے دو۔" مہلت ملنے پر انتہائی خُشوع وخُضوع کے ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نماز ادا کی، سلام پھیرنے کے بعد ارشاد فرمایا: "دل تو چاہ رہا تھا زندگی کی آخری نماز کو مزید طویل کردوں لیکن اس لیے جلد ختم کردی کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ موت کے ڈر سے طَوالت سے کام لے رہا ہے۔" پھر کفار سے فرمایا:

وَ لَسْتُ أُبَالِي حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِماً

عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ فِي اللهِ مَصْرَعِي

یعنی میرا خاتمہ اسلام پر ہو رہا ہے مجھے اب کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس سمت دار پر لٹکایا جاؤں کیونکہ جس پہلو پر بھی میری جان جانِ آفرین کے سپرد ہوگی اس کا شمار خدائے وحدہ لاشریک کے ماننے والوں میں ہی ہوگا۔

پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بے قرار ہو کر عرض کی: "اے میرے مولیٰ! تو جانتا ہے کہ یہاں میرا کوئی رفیق نہیں جو تیرے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک میرا اسلام پہنچا سکے پس تو خود ہی میرا اسلام پہنچا دینا۔"

اے صبا مصطفےٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں

یاد کرتے ہیں تم کو شام و سحر غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کیا خوب کہا ہے:

میں جو یُوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی

کبھی لَوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

بَزَبانِ زائرین تو میں سلام بھیجتا ہوں
کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی
مری آنکھ جب بھی کھلتی تری رحمتوں سے آقا
تجھے سامنے ہی پاتا تو کچھ اور بات ہوتی
کیوں مدینہ چھوڑ آیا تجھے کیا ہوا تھا عطارؔ
وَہیں گھر اگر بساتا تو کچھ اور بات ہوتی

اسی دوران کفار نے نیزوں کے پے در پے وار کر کے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا۔ اُدھر عاشق کی سچی تڑپ کام آئی اور سَرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی حالتِ زار کی خبر ہوگئی۔

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی خُبیب کا جَسَدِ خاکی سُولی سے اُتار کر لائے گا اس کے لیے جنت ہے۔'' **حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام** نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دلِ بیقرار کی اس پکار پر فوراً لبیک کہتے ہوئے عرض کی: ''**یا رسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اور میرے ساتھی حضرت مِقداد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس سعادت کے لیے حاضر ہیں۔''

جب مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ دونوں سفیر دن رات سفر کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کفار بَد اطوار نے تختہَ دار کے گِرد چالیس[40] نیام بَردار پہرے دار کھڑے کرر کھے تھے اور حضرتِ خُبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جَسَدِ عالی چالیس[40] دن گزرنے کے بعد بھی بالکل تر و تازہ تھا۔

جَبیں میلی نہیں ہوتی دھَن میلا نہیں ہوتا
غُلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑی ہوشیاری سے عاشقِ مصطفٰے کے لاشہ مبارک کو گھوڑے پر رکھا اور چل پڑے مگر اسی اثنا میں سَتّر کفارِ نابَنجار نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گھیر لیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جیسے ہی مجبوراً جسدِ خاکی کو زمین پر رکھا تو عاشق کے فراق میں پہلے سے بے تاب زمین نے لاش کو ہمیشہ کے لئے اپنی آغوش میں لے لیا یہی وجہ ہے کہ حضرت خُبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "بَلِیْعُ الْاَرْض" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

پس حضرتِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کفار کی طرف مُتوجِّہ ہوئے اور فرمایا: ''اے گروہِ قریش! تمہیں ہمارے خلاف تلوار اٹھانے کی جراءت کیسے ہوئی؟ پھر اپنا عمامہ سر سے اتار کر فرمانے لگے: مجھے پہچانو! میں زُبَیر بِن عَوَّام ہوں، میری والدہ حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرتِ صَفِیّہ ہیں

اور میرے رفیق مقداد اَسود ہیں۔ ہم دونوں اپنے شکار کو پل بھر میں دبوچنے والے شیر ہیں، اب تمہاری مرضی چاہو تو لڑلو اور چاہو تو ہمارا راستہ چھوڑ کر واپس اپنی راہ کو پلٹ جاؤ۔ کفار نے دونوں کا راستہ چھوڑ کر پیچھے ہٹنے میں ہی عافیت جانی۔ جب یہ دونوں بارگاہِ مصطفٰے میں حاضر ہوئے تو حضرتِ جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضرِ خدمتِ اَقدس ہو کر ان دونوں کے حق میں یہ بشارتِ عظمٰی سنائی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آج تو فِرِشتے بھی آپ کے ان دو ساتھیوں پر فخر کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ آیتِ مبارکہ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ (پ۲، البقرہ:۲۰۷) [1] تلاوت کی۔ [2]

اللہ اللہ ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا جذبۂ عشقِ مصطفٰے مرحبا صد کروڑ مرحبا! آخری سانسیں ہیں مگر بجائے اہل وعیال یا مال ومتاع کے فقط خَواہش کی تو کس کی صرف دُو رکعت نماز کی۔

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

---

[1] ...... الرياض النضرة، الباب السادس فی ذكر مناقب الزبير بن العوّام، الفصل السادس فی خصائصه، ج ۲، ص ۲۷۹

[2] ...... ترجمۂ کنز الایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

اے کاش! ہمیں صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کروڑویں حصے کا جز ہی مل جائے، وہ تلواروں کے سائے میں، تختۂ دار سامنے ہونے کے باوجود عشقِ مُصطفٰے اور فراقِ مُجتبٰے میں بے قرار ہو رہے ہیں، موت کا بھی کوئی ڈر نہیں اور ایک ہم ہیں کہ نوکِ زبان تک تو عاشق ہیں مگر حال یہ ہے کہ محبتِ رسول میں زلفیں رکھنا تو درکنار، داڑھی شریف کو اپنے ہاتھوں سے کاٹ کر گندی نالیوں میں بہا دیتے ہیں۔ نماز ہمارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور ہم ہیں کہ محبت رسول میں تہجُّد تو درکنار نمازِ فجر میں بھی اُٹھا نہیں جاتا۔ کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے صَدقے ہمیں سچا عاشقِ رسول بنا دے۔

میری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
اِنہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

سیِّدُنا ذوالنورین کی گواہی:

ایک سال امیرُ المومنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو مرضِ نکسیر کا عارضہ لاحق ہوا جو اس قدر شدت پکڑ گیا کہ حج کی ادائیگی میں بھی رکاوٹ بن گیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اپنی بگڑتی ہوئی صحت کو بھانپتے ہوئے اپنی وصیت بھی تحریر فرما دی۔ اِسی دوران قریش کا ایک شخص حاضرِ خدمت ہو کر عرض گزار ہوا: ”عالیجاہ! اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد کر دیجئے۔“ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے

اِستِفْسار فرمایا: ''کیا یہ فقط تمہاری رائے ہے یا قوم کا مطالبہ ہے؟'' عرض کی: ''قوم کا مطالبہ ہے۔'' تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''تمہاری رائے میں کون مَنصبِ خِلافت کے لائق ہے؟'' اس پر اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ دیر میں حضرتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی حاضرِ خدمت ہو کر قوم کا یہی مطالبہ دہرایا تو حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''کس کو بناؤں؟'' جواب میں حضرتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی خاموش رہے تو امیرُ المومنین نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ قوم کی رائے شاید حضرت زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حق میں ہوگی۔ اِس پر حضرتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے عرض کی: ''بالکل قوم کی رائے انہی کے حق میں ہے۔'' تو حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جہاں تک مجھے عِلْم ہے وہ قوم کے بہترین آدمی ہیں اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کے ساتھ بہت محبّت تھی۔''[1]

جنات کے وفد سے ملاقات:

حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں مسجدِ نَبَوی

[1] ...... صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، مناقب زبیر بن العوام، الحدیث: ۳۷۱۷، ج۲، ص ۵۳۹

شریف میں نَماز پڑھائی، پھر ہماری جانب مُتوَجِّہ ہو کر اِستِفسار فرمایا: ”تم میں سے کون آج رات جنّات کے وفد سے ملاقات کے لیے میرے ساتھ چلے گا؟“ سب ہی خاموش رہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی سوال تین بار دُہرایا مگر کوئی جواب نہ ملا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے پاس سے گزرتے ہوئے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے دامنِ رحمت میں لے کر چلنے لگے، طویل سفر طے کرنے کے باوُجود سَرِ راہ کچھ محسوس نہ ہوا، ہم اس قدر دور پہنچ گئے کہ مدینے کے باغات پیچھے رہ گئے اور مقام بَوار آ گیا۔

اچانک وہاں کچھ لوگ نظر آئے جو نیزے کی مانند دراز قد اور پاؤں تک لمبے کپڑے پہنے ہوئے تھے، انہیں دیکھتے ہی مجھ پر ہَیبت طاری ہو گئی یہاں تک کہ میرے قدم خوف کے مارے لرزنے لگے۔ پھر جب ہم اِن کے مزید قریب پہنچے تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارک پاؤں کے ذریعے زمین پر ایک گول دائرہ کھینچ کر مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اس کے درمیان بیٹھ جاؤ۔“ جیسے ہی میں درمیان میں بیٹھا سارا خوف جاتا رہا، نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزید آگے تشریف لے گئے اور جنّات پر قرآنِ کریم کی تلاوت پیش کی اور صبح نمودار ہونے کے وقت واپس میرے پاس تشریف لائے اور مجھے ساتھ چلنے کو فرمایا، میں ساتھ ساتھ چلنے لگا، اسی دوران ہم بالکل اجنبی جگہ پہنچ گئے تو وہاں سرکار

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''غور کرو اور دیکھو تمہیں پہلے نظر آنے والی چیزوں میں سے کیا نظر آرہا ہے؟'' میں نے عرض کی: **یارسول اللہ!** میں بہت بڑی ایک جماعت دیکھ رہا ہوں۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ اقدس سے زمین کو نرم فرما کر کچھ لے کر ان کی طرف پھینکا اور پھر ارشاد فرمایا: ''یہ قومِ جنات کا ایک وفد تھا جو راہِ راست پر آگیا۔''[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پتا چلا کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ فیض سے حضرت **سَیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھوں نے وہ کچھ دیکھا جو دوسروں کو نظر نہ آتا تھا۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں[2]

خوفِ خدا

بیانِ حدیث میں اِحتیاط:

حضرت **عبد اللہ بن زبیر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سَیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: آپ اَحادیثِ مبارکہ کیوں نہیں بیان

---

[1] ...... الریاض النضرۃ، الفص السادس، باب ذکر اختصاصہ بمرافق النبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الی وفد الجن، ج ۲، ص ۲۷۸

[2] ...... حدائق بخشش، ص ۲۶

کرتے جیسا کہ دوسرے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کرتے ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں جب سے اسلام لایا ہوں ہمیشہ سیّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہا ہوں مگر (احادیثِ مبارکہ بیان نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: "جو کوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جَہَنَّم میں بنالے۔" [1]

حافِظ ابنِ عَساکِر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تاریخِ مدینہ دِمَشْق اَلمعروف تاریخ ابنِ عَساکِر میں فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بیانِ حدیث میں اپنی ذات پر اس بات کا کوئی ڈر نہ تھا کہ وہ جان بوجھ کر اس میں جھوٹ کی کوئی آمیزش کریں گے، البتہ! غَلَطی وخطا کی وجہ سے تحریف واِضافہ ہونے کے اندیشے کے سبب اس وَقْت تک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حدیثِ پاک بیان نہ فرماتے جب تک اس کا یقینی طور پر فَرمانِ رسول ہونا ثابِت نہ ہوجاتا۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی قول کو فقط شک یا غالِب ظن ہونے کی بنا پر بطورِ حدیث بیان کرنا جائز نہیں جب تک کہ یہ کامل یقین نہ ہو جائے کہ قول حدیثِ پاک ہی ہے۔

---

[1] ...... صحیح البخاری کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی، ج ۱، ص ۵۷، الحدیث: ۱۰۷

[2] ...... تاریخِ مدینہ دمشق، زبیر بن عوام، ج ۱۸، ص ۳۳۷

آپ سے مروی حدیث مبارکہ:

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح ایک مُنادی (پکارنے والا) آواز دیتا ہے (عُیوب سے پاک) بادشاہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کی پاکیزگی بیان کرو۔[1]

عشرۂ مبشرہ کی نسبت سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دس فضائل:

(۱)......سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری ہوتا ہے اور زبیر میرے حواری اور میرے پھوپھی کے بیٹے ہیں۔[2]

(۲)......سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! یہ جِبریل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قِیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ جہنم کی چِنگاریوں کو تمہارے قریب نہ آنے دوں گا۔[3]

(۳)...... یہودی پہلوان مَرحَب کے بھائی یاسِر کو واصِلِ جہنم کرنے پر مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کمالِ محبت وشفقت سے آپ کے اِستِقبال کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گلے لگا کر دونوں آنکھوں کے

---

[1]...... سنن الترمذی، کتاب الدعوات، فی دعاء النبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتعوذہ۔الخ الحدیث: ۳۵۸۰، ج۵، ص ۳۳۱

[2]...... تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج ۱۸، ص ۳۷۰

[3]...... المرجع السابق، ص ۳۹۴، مفھوماً

درمیان بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا: ''میرے چچا اور ماموں تم پر قربان۔''[1]

(۴)...... حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت زبیر اسلام کے ستونوں میں سے ایک سُتون ہیں۔[2]

(۵)...... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طلحہ اور زبیر جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔''[3]

(٦)...... امُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: حضرتِ زُبَیر بِن عَوَّام ان لوگوں میں سے ہیں جن کے مُتعلّق قرآنِ پاک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے باوجود زخمی ہونے کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر لبیک کہا۔[4]

(۷)...... بَدر کے دن فِرِشتے حضرت سیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح پیلے رنگ کے عمامہ شریف کا تاج سجا کر نازل ہوئے۔[5]

(۸)...... امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس

---

[1] ...... تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج ۱۸، ص ۳۸۱

[2] ...... الریاض النضرۃ، الباب السادس الفصل الثامن فی ذکر شہادۃ عمر، ج ۲، ص ۲۸۲

[3] ...... تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج ۱۸، ص ۳۹۱

[4] ...... المرجع السابق، ص ۳۵۸

[5] ...... المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب حواری رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، الحدیث ۵۶۰۸، ج ۴، ص ۴۳۸

ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جہاں تک مجھے علم ہے حضرت **زُبَیر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قوم میں سب سے بہترین شخص ہیں اور **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان سے بہت محبت تھی۔ [1]

(۹)......تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: **"فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ"** یعنی اے زبیر! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ [2]

(۱۰)......سب سے پہلے جس شخص نے حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت وحمایت میں تلوار اُٹھانے کی سعادت پائی وہ حضرت **سیِّدُنا زُبَیر بن عوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ [3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت **سیِّدُنا زُبَیر بن عوَّام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جنّتی ہونے کی ضمانت پانے کے باوجود ساری زندگی رِضائے رب الانام کے حُصول میں بسر کی، دینِ اسلام کی خاطر ایسی قربانیاں دیں جو تا قیامت مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تو اپنی جان ہی اسلام پر قربان کردی اور شہادت کے عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہوئے۔ چُنانچہ

---

[1]......صحیح البخاری، کتاب المناقب، مناقب زبیر بن العوام، الحدیث: ۳۷۱۷، ج ۲ ص ۵۳۹

[2]......المرجع السابق، الحدیث: ۳۷۲۰، ص ۵۲۰

[3]......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲ الزبیر بن العوّام، الحدیث: ۲۸۰، ج ۱، ص ۱۳۲

شہادت:

حضرت سیِّدُنا **زُبَیر بن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب جنگِ جَمَل چھوڑ کر واپس جا رہے تھے، تو ابنِ جُرمُوز نے تعاقُب کرکے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دھوکے سے شہید کر دیا۔ یہ جنگ بروز جُمعرات ۱۱ جُمادَی الاُخریٰ ۳۶ھ میں ہوئی۔ [1]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مزار مبارک عراق کی سرزمین پر جس شہر میں واقع ہے اس کا نام ہی **مَدِیْنَۃُ الزُّبَیْر** ہے۔

قاتل کو جہنم کی خبر:

حضرت سیِّدُنا **زُبَیر بن عَوَّام** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قاتِل اِبنِ جُرمُوز نے امیر المومنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضِر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: "زبیر کے قاتِل کو جہنم کی خبر سنا دو۔" [2]

قرض کی ادائیگی:

حضرت سیِّدُنا **عبد اللّٰہ** بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کہتے ہیں کہ جنگِ جمَل کے موقع پر میرے والدِ ماجد (حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے

---

[1] ...... المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رجوع الزبیر عن معرکۃ الجمل، الحدیث: ۵۶۲۸، ج ۴، ص ۴۴۵

[2] ...... المرجع السابق، الحدیث: ۵۶۳۲، ج ۴، ص ۴۴۷

اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے مجھے وصیّت فرمائی اور کہا: "اگر تم میرے قرض کی ادائیگی سے عاجز آجاؤ تو میرے مولیٰ سے مدد طلب کرنا۔" فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نہ سمجھ سکا کہ مولیٰ سے ان کی کیا مراد ہے؟ چُنانچہ میں نے اِسْتِفسار کیا: اے ابا جان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ تو ارشاد فرمایا: "میرا مولیٰ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ ہے۔" پس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قرض کی ادائیگی میں ایسی غیبی مدد ہوئی کہ خدا کی قسم! ذَرّہ بھر دِقّت و بوجھ کا اِحساس نہ ہوا کیونکہ جب بھی میں کوئی پریشانی یا تنگی محسوس کرتا تو ہاتھ اٹھا کر عرض کرتا: "اے زبیر کے مالک و مولیٰ! ان کے قرض کی ادائیگی میں غیبی مدد فرما۔" دعا مانگتے ہی مُدَّعا پورا ہو جاتا۔

فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا **زُبَیر بن عَوَام** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جامِ شَہادت نوش فرمایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کوئی درہم و دینار نہ چھوڑا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ترکہ میں صرف غابہ کی چند زمینیں اور کچھ (تقریباً پندرہ) گھر تھے اور قرضے کا سبَب یہ تھا کہ جب کوئی شخص ان کے پاس امانت رکھنے کے لئے آتا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''امانت نہیں، قرض ہے کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔'' لہٰذا جب میں نے حساب لگایا تو وہ بیس[1] لاکھ (20,00,000) بنا، پس میں نے وہ قرض ادا کر دیا۔

عِلاوہ ازیں حضرت **عبد اللہ بن زُبَیر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا طریقہ کار یہ تھا

کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چار۴ سال تک حج کے موسم میں یہ اعلان کرواتے رہے کہ ''جس نے حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے قرض لینا ہو وہ آ کر لے جائے۔'' جب چار۴ سال کا عرصہ گزر گیا تو حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما نے بَقِیّہ مال وُرَثا میں تقسیم کر دیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وُرَثا میں چار بیویاں تھیں جن میں سے ہر ایک کے حصے میں بارہ۱۲ بارہ۱۲ لاکھ آئے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت سے ہمیں گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، دنیا سے بے رغبت ہونے اور فکرِ آخرت میں مصروف رہنے کی مَدَنی سوچ ملتی ہے اور یہی نہیں بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زندگی کا گوشہ گوشہ ہمیں رِضائے ربُّ الانام کے حُصول کی خاطر جان و مال راہِ خدا میں قربان کر دینے کی دعوت دے رہا ہے۔ پس سُستی چھوڑیئے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی اس مُختَصَر سی زندگی میں نیکیوں کا ایک ایسا ذخیرہ کرنے کی کوشش میں لگ جائیے جو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کے لئے کام آ سکے۔ اے کاش! ہم حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت پر عمل کرنے والے بن جائیں اور جس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جنّت کی خوشخبری ملنے کے باوُجود ساری

---

1 ...... صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، الحدیث: ۳۱۲۹، ج ۲، ص ۳۵۰۔ ملتقطاً

زندگی نیکیاں کرتے رہے اور خدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِین کی خُفْیہ تدبیر سے ڈرتے رہے ہماری زندگی کا بھی ایک ایک لمحہ رِضائے رَبُّ الانام کے حصول میں گزرنے لگے۔ چُنانْچِہ،

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوکر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مُسافِر بن کر خود بھی سنتوں کے عامل بن جایئے اور پوری دنیا میں سنتِ مصطفٰے کا ڈنکا بجا دیجئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نصیحت کرتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں:

مُختصر سی زندگی ہے بھائیو!
نیکیاں کیجے ، نہ غفلت کیجئے
گر رِضائے مصطفٰے درکار ہے
سنّتوں کی خوب خدمت کیجئے

ماخذ و مراجع

1 **القرآن الکریم**، کلام باری تعالٰی

2 **ترجمۂ قرآن کنز الایمان**، اعلٰی حضرت امام احمد رضا ۱۳۴۰ ھ

3 **خزائن العرفان**، صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی ۱۳۶۷ ھ

4 **صحیح البخاری**، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ ھ، دار الکتب العلمیة

5 **سنن ابن ماجه**، امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجه ۲۷۳ ھ، دار المعرفة، بیروت

6 **سنن الترمذی**، امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی ۲۷۹ ھ، دار الفکر بیروت

7 **المعجم الکبیر**، الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی ۳۶۰ ھ، دار احیاء التراث العربی

8 **مسند ابی یعلٰی**، امام احمد بن علی مثنی تمیمی ۳۰۷ ھ، دار الکتب العلمیة

9 **المستدرک**، امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری ۴۰۵ ھ، دار المعرفة، بیروت

10 **مسند البزار**، امام احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار ۲۹۲ ھ

11 **البحر الزخار**، امام احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار ۲۹۲ ھ، مکتبة العلوم والحکم

12 **عمدة القاری**، امام علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی ۸۵۵ھ، دار الفکر

13 **المصنف لابن ابی شیبه**، حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبة ۲۳۵ ھ، دار الفکر

14 **معرفة الصحابة**، امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ ۴۳۰ ھ، دار الکتب العلمیة

15 **الاستیعاب فی معرفة الاصحاب**، امام ابو عمر و یوسف بن عبد اللہ ۴۶۳ھ، دار الکتب العلمیة

16 **معجم الصحابه**، ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ۳۱۷ ھ مکتبة دار البیان دولة الکویت

17 **الاصابة فی تمییز الصحابة**، الحافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی ۸۵۲ھ، دار الکتب العلمیة

18 **حلیة الاولیاء**، امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی ۴۳۰ھ، دار الکتب العلمیة

19 **الوافی بالوفیات**، صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی ۷۶۴ھ، دار احیاء التراث العربی

20 **الریاض النضرة**، امام احمد بن عبد اللہ المحب الطبری ۶۹۴ھ، دار الکتب العلمیة

21 **الطبقات الکبریٰ**، الامام محمد بن سعد البصری ۲۳۰ھ، دار الکتب العلمیة

22 **السیرة النبویة لابن ھشام**، ابو محمد عبد الملک بن ہشام ۲۱۳ھ، دار المعرفة

23 **تاریخ مدینه دمشق**، الحافظ ابو القاسم علی بن حسن الشافعی، المعروف بابن عساکر ۵۷۱ھ، دار الفکر

24 **کتاب المغازی للواقدی**، محمد بن عمر بن واقدی، ۲۰۷ھ، مؤسسة الاعلمی للمطبوعات

25 **تاریخ الاسلام**، امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ۷۴۸ھ، دار الکتب العربی

26 **البدایة والنھایة**، حافظ ابن کثیر ۷۷۴ھ، دار الفکر

27 **کرامات صحابہ**، شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی ۱۴۰۶ھ، مکتبة المدینة

28 **بہارِ شریعت**، صدر الشریعة مولانا امجد علی اعظمی، مکتبة المدینة

29 **دلائل الخیرات**، ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی ۸۷۰ھ، ضیاء القران پبلی کیشنز

30 **حدائق بخشش**، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان ۱۳۴۰ھ، مکتبة المدینة

31 **وسائل بخشش**، امیر اھلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری، مکتبة المدینة

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فوارہ چوک، بالمقابل جامع مسجد فیضانِ مدینہ۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net